جلد ۲۹ | ۲ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۶ جمادی الاخری سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۴۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۶ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۶۰ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

مسئلہ جنازہ میں غیر مبایعین کا افسوسناک رویہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج

گزشتہ جلسہ سالانہ کے قریب جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر غیر مبایعین نے مسئلہ جنازہ غیر احمدیان کے متعلق ایک پندرہ صفحہ کا رسالہ موسومہ "ثالث بننے کی دعوت" لکھ کر شائع کیا تھا۔ اور اس رسالہ میں جماعت احمدیہ قادیان کو نہایت ناواجب تحدی کے رنگ میں یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ کوئی شخص ثالث بن کر میدان میں آئے۔ اور ہمارے سوالات کا جواب دے۔ اور انتہائی جرأت سے کام لیتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا گیا تھا۔ کہ ہمیں کسی دلیل یا بحث وغیرہ کی ضرورت نہیں صرف بلا دلیل دو حرفہ فیصلہ کافی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کا جواب

میں نے خدا کے فضل سے اس رسالہ کا جواب لکھا۔ اور لوگوں کے فائدہ کے خیال سے دو حرفہ اور بلا دلیل بیان کی بجائے ایک مفصل اور مدلل مضمون تحریر کر کے ثابت کیا۔ کہ:-

اول۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ میں حوالہ جات کے پیش کرنے میں نہایت ناواجب تصرف سے کام لیا ہے اور حوالوں کو صحیح صورت میں پیش کرنے کی بجائے اپنے مفید مطلب صورت میں کاٹ چھانٹ کر درج کیا ہے (مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۵ تا ۲۰ و صفحہ ۷۱ تا ۷۶ و صفحہ ۱۸۷ تا ۱۹۵ وغیرہ)

دوم۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے جو یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ غیر احمدیوں کا جنازہ جائز ہے۔ وہ ہرگز درست نہیں بلکہ حق یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں کے بغور مطالعہ سے سوائے اس کے کوئی اور بات ثابت نہیں ہوتی۔ کہ آپ کے نزدیک صرف معتقدین احمدیت کا جنازہ ہی جائز ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا جانتے۔ اور احمدیت کی صداقت کے قائل اور معترف ہیں۔ اور یہ کہ کسی مکذب یا منکر احمدیت کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔ (سارا رسالہ اور خلاصہ بحث کے لئے دیکھو صفحہ ۱۳۸ تا ۱۴۲ وغیرہ)

سوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعت کے واقف کار اور مخلص اصحاب کا یہی خیال اور یہی عقیدہ تھا۔ کہ حقیقۃً کسی غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں۔ اور اسی کے مطابق جماعت کے مخلص اور واقف کار طبقہ کا عمل تھا (مثلاً دیکھو مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۹۹ تا ۱۰۷ و صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۷ وغیرہ)

چہارم۔ خود غیر مبایعین اصحاب کا بھی اختلاف کے ابتدائی ایام تک یعنی سنہ ۱۹۱۴ء تک یہی خیال اور یہی عقیدہ تھا۔ کہ غیر احمدیوں کا جنازہ جائز نہیں۔ (مثلاً دیکھو مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۸)

پنجم۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ کے معاملہ میں از روئے حقیقت وہی فتوےٰ دیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ اور اس مسئلہ میں آپ کا مسلک ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے خلاف نہیں۔ (مثلاً دیکھو رسالہ مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۱۷۵ تا ۱۸۴)

یہ وہ پانچ باتیں ہیں۔ جو میں نے اپنے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں قطعی اور یقینی طور پر ثابت کی تھیں۔ اور خدا کے فضل سے میں نے ہر بات پوری پوری تشریح اور توضیح اور تفصیل کے ساتھ دلیلیں اور مثالیں دے دے کر بیان کی تھی۔ اور اپنی طرف سے شک شبہ کا کوئی رخنہ نہیں چھوڑا تھا۔ اور مجھے امید تھی۔ کہ کم از کم غیر مبایع اصحاب کا ایک حصہ میرے جواب کو حق جوئی کی روح سے مطالعہ کرے گا۔ اور اسے صداقت اور معقولیت پر مبنی قرار دے کر قدر کی نظر سے دیکھے گا۔ اور کم از کم یہ کہ آئندہ اس معاملہ میں خاموشی اختیار کر کے بحث کو ناواجب طول نہیں دے گا۔

حیرت اور افسوس

مگر مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ میرے اس رسالہ کے جواب میں جس میں خدا کے فضل سے ہر بات نہایت مخلصانہ اور ہمدردانہ رنگ میں پیش کی گئی تھی۔ نہ صرف جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے

قادیان ۳۰ر احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو آج بھی درد نقرس کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بخار کمر درد اور درد شکم کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

بلکہ بعض دوسرے ذمہ دار غیر مبایعین کی طرف سے بھی ایسا رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ جو کسی طرح تقوےٰ اور دیانت داری پر مبنی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حتیٰ کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ میری طرف یہ بات منسوب کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ کہ گویا میں نے مسئلہ جنازہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مسلک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف قرار دے کر جناب مولوی محمد علی صاحب کے مسلک کو درست اور صحیح تسلیم کر لیا ہے یعنی بالفاظ دیگر میں نے یہ ۲۲۶ صفحہ کا رسالہ محض اسی غرض سے لکھا ہے۔ کہ تا جناب مولوی محمد علی صاحب کے بیان کردہ عقیدہ کو درست قرار دے کر اس کی تائید میں دلائل مہیا کروں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقیدہ کے بطلان کو دنیا پر ظاہر کر کے مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں سے خراج تحسین حاصل کروں۔ اس جرأت اور اس دلیری پر میں سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

غیر مبایعین کی مذبوحی حرکات

اگر ہمارے غیر مبایع اصحاب کی عقل و دانش کا حقیقۃً یہی فتوےٰ ہے۔ جو اوپر کے بیان میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اگر ان کی امانت و دیانت انہیں فی الواقع اسی نتیجہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جو وہ میری طرف منسوب کر رہے ہیں۔ تو غالباً یہ دنیا بھر میں فقدانِ عقل و خرد اور حرمانِ دیانت و امانت کی ایک بدترین مثال ہوگی۔ کہ ایک طرف تو ایک کتاب کی اشاعت پر انتہا درجہ چیں بجبیں ہو کر اس کی تردید میں بے تحاشا ہاتھ پاؤں مارے جائیں۔ اور دوسری طرف اسی کتاب کے مضمون کو اپنی تائید میں قرار دے کر اسے برملا سراہا جائے۔ یہ وہ عجیب و غریب ذہنیت ہے۔ جو جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی پارٹی کے دل و دماغ میں پیدا کر رہے ہیں۔ اور جس پر انہیں اسقدر ناز ہے کہ اپنے ہر مضمون کو تحدیوں اور چیلنجوں کے ساتھ ادا کرنے میں لذت پاتے اور اس طریق میں اپنی عزت اور دوسروں کی ذلت کا نظارہ دیکھتے ہیں۔ بہر حال اس معاملہ میں غیر مبایع اصحاب کی مذبوحی حرکات، اس قدر ظاہر و عیاں ہیں۔ کہ ہر غیر متعصب شخص انہیں آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اور مجھے اس موضوع پر کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ناپاک کھیل میں حصہ لینے سے احتراز

لیکن یہ بات کہنے سے کسی طرح رک نہیں سکتا۔ کہ جو فریق امانت و دیانت کے رستہ سے منحرف ہو کر اور خدا کی رضا جوئی کے طریق کو چھوڑ کر ایک مقدس مذہبی مسئلہ کو گویا مرغ بازی کا اکھاڑہ بنانا چاہتا ہے۔ اور تقوےٰ اور خدا ترسی کے اصولوں کو خیر باد کہہ کر بحث کو محض تو تو میں میں کی خاطر جاری رکھنے کا متمنی ہے۔ میں اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر کسی صورت میں اپنا وقت ضائع کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میرے اس طریق کو اگر دوسرا فریق میری کمزوری یا شکست سے تعبیر کرتا ہے۔ تو بے شک کرے۔ اور ہزار دفعہ کرے۔ مجھے اس کی پروا نہیں مجھے دنیا کی نظر میں شکست خوردہ کہلانا منظور ہے۔ اور لاکھ دفعہ منظور ہے مگر مجھے کسی صورت میں اس لعنت کے جوئے کے نیچے اپنی گردن رکھنا منظور نہیں کہ خدائے قدوس اور اس کے پاک فرشتے مجھے دین و مذہب کے مقدس میدان میں جس کے تقدس کو خدا کے ازلی تقدس سے حصہ ملا ہے ایک ناپاک کھیل میں مصروف دیکھیں۔

اسی قسم کے خیالات اور احساسات کے ماتحت میں نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ میرے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" پر جو کچھ "پیغام صلح" کے کالموں میں لکھا جا رہا ہے۔ یا خطبات وغیرہ میں بیان کیا جا رہا ہے میں اس پر خاموشی اختیار کروں گا۔ کیونکہ علاوہ اس وجہ کے جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ جو مضامین اور خطبات میرے علم میں آئے تھے۔ (اور میں خیال کرتا ہوں کہ غالباً اکثر حصہ میرے علم میں آگیا ہوگا۔ گو قلیل حصہ ضرور ایسا بھی ہوگا جو میرے علم میں نہیں آیا۔) ان سے میں نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ اب ہمارے روٹھے ہوئے بھائیوں کے ہاتھ میں تکرار کے دل خوش کن مشغلہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور محض ظاہری لفافہ بدل کر یا بعض صورتوں میں لفافہ بدلے بغیر ہی پہلی باتوں کو دہرایا جا رہا ہے۔ ان باتوں نے میرے دل پر سخت ناگوار اثر پیدا کیا۔ اور میں نے یہ ارادہ کیا۔ کہ جب تک موجودہ صورت قائم ہے میں آئندہ اس بحث میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ کیونکہ جب میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اصحاب کی ہر بات کا مدلل اور مفصل جواب دے دیا۔ اور پوری پوری تشریح اور توضیح کے ساتھ ہر بات کی حقیقت اور ہر حقیقت کی دلیل بیان کر دی تو پھر ایسے خصم کو جواب دینا جو ہمارے بیان کردہ حقائق اور پیش کردہ براہین کو دلائل اور شواہد کے ساتھ رد کرنے کے بغیر محض "نہ مانوں" کے اصول کے ماتحت اپنی سابقہ بات کو دہرائے چلا جاتا ہے تضیع اوقات کے سوا کچھ نہیں اور کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ تضیع اوقات کے شغل سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

پیغام صلح کا اعتراض

بہر حال میرا ارادہ تھا کہ اب جب تک ہمارے مقابلہ پر کوئی حقیقۃً نئی بات پیش نہ کی جائے۔ میں اس کیچڑ اچھالنے والی جنگ سے کنارہ کش رہوں گا۔ اور اسی خیال کے ماتحت میں نے آج تک عملاً خاموشی اختیار کی۔ کیونکہ میں دیکھتا تھا۔ کہ اول تو محض تکرار سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور دوسرے اس تکرار میں بھی تقوےٰ سے کام نہیں لیا جا رہا۔ لیکن حال ہی میں میرے نوٹس میں "پیغام صلح" کا پرچہ مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۴۱ء لایا گیا ہے۔ جس میں میرے رسالہ کے جواب میں ایک مضمون مرزا افضل احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کے متعلق درج کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح (کیونکہ غالباً یہ مضمون ایڈیٹر صاحب کا ہی ہے۔) مجھ پر یہ اعتراض فرماتے ہیں۔ کہ تم نے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں تو جناب مولوی محمد علی صاحب پر یہ جرح کی ہے۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانبردار تھے۔ اور آپ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ اور آپ کے فرمانے پر انہوں نے فوراً اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی وغیرہ وغیرہ مگر یہ کہ باوجود اس کے چونکہ وہ احمدی نہیں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔

لیکن اس کے مقابلہ پر اپنی تصنیف : "سیرۃ المہدی" میں تم نے یہ روایت بیان کی ہے - کہ گو مرزا فضل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالبہ پر اپنی پہلی بیوی کو طلاق لکھدی تھی - اور اس کے بعد وُہ جب کبھی باہر سے آتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہی ٹھہرا کرتے تھے. مگر بعد ازیں وُہ پھر آہستہ آہستہ اپنی دوسری بیوی کے پھسلانے سے دوسروں کے ساتھ جا ملے. گویا ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" اس خاکسار پر یہ اعتراض فرماتے ہیں - کہ جو جرح میں نے مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کی بحث میں جناب مولوی محمد علی صاحب پر کی ہے وُہ درست نہیں - کیونکہ بہرحال "سیرۃ المہدی" کی روایت کے مطابق مرزا فضل احمد صاحب اپنی وفات سے قبل مخالف رشتہ داروں کے ساتھ جا ملے تھے اور جب وُہ غیروں کے ساتھ جا ملے تھے. تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان کے جنازہ سے احتراز فرمانا ان کے اس مخالفانہ رویہ کی وجہ سے سمجھا جائیگا نہ کہ محض غیر احمدی ہونے کی وجہ سے؛ "سیرۃ المہدی" کی روایت پیش نظر تھی یہ وُہ اعتراض ہے - جو "پیغام صلح" مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء میں میرے خلاف کیا گیا ہے - اور ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" مجھ سے اس اعتراض کے جواب کا مطالبہ فرماتے ہیں - چونکہ یہ اعتراض ایک طرح سے نیا رنگ رکھتا ہے. اور ناواقف لوگوں کو اس کی وجہ سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے - اس لئے میں ضروری خیال کرتا ہوں - کہ مختصر طور پر اس کا جواب عرض کروں - سب سے پہلے تو میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں - کہ اگر ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کا یہ خیال ہے - جیسا کہ ان کے مضمون کے بین السطور سے واضح ہے - کہ گویا رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کی تصنیف کے وقت مجھے "سیرۃ المہدی" کی محولہ بالا روایت یاد نہیں تھی - اور اس طرح میں بظاہر دو متضاد باتیں لکھ گیا - تو یہ خیال ہرگز درست نہیں ہے.

کیونکہ حق یہ ہے - واللّٰہ علے ما اقول شہید کہ "سیرۃ المہدی" کی جس روایت کا حوالہ دیا گیا ہے - وُہ رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کی تصنیف کے وقت مجھے بھولی ہوئی نہیں تھی - بلکہ میرے ذہن میں مستحضر تھی - اور مجھے اچھی طرح یاد ہے - جس پر میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں - کہ میں نے رسالہ جنازہ کی تصنیف کے وقت جبکہ میں مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کی بحث لکھ رہا تھا - اس روایت کو نکال کر دیکھا بھی تھا - مگر چونکہ میرے خیال میں اس کی وجہ سے حقیقۃً جنازہ کی بحث پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا. اس لئے میں نے اسے قابل اعتناء خیال نہیں کیا - اور یہ خیال کرکے خاموش ہو رہا - کہ اگر کسی نے اس سوال کو ایسے رنگ میں اٹھایا - جو ناواقف لوگوں کی غلط فہمی کا باعث ہوا - تو پھر اس کی تشریح کر دی جائے گی - پس ایڈیٹر صاحب "پیغام" اور ان کے ساتھیوں کی اس جھوٹی خوشی کا تو جو ان کے مضمون کے بین السطور سے ظاہر ہے - اسی قدر جواب کافی ہے - جو میں نے اس جگہ حلفاً عرض کر دیا ہے - ولیس وراء اللّٰہ للمرء مذہب ؛

مرزا فضل احمد صاحب کے متعلق مولوی محمد علی صاحب سے حلفیہ بیان کا مطالبہ

باقی رہا اصل معاملہ سو مجھے افسوس ہے کہ مضمون نگار صاحب نے اس معاملہ میں دانستہ یا نادانستہ خلط مبحث کرکے پبلک کو غلط رستہ پر ڈالنے کی کوشش کی ہے - بات یہ ہے - جیسا کہ میں ابھی تشریح کروں گا - ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے اس معاملہ میں یا تو بالکل غور ہی نہیں کیا - اور محض سطحی الخیالی سے کام لیتے ہوئے یونہی بلا سوچے سمجھے ایک بات کہہ دی ہے - اور یا انہوں نے ایک ظاہر میں نظر آنے والے تضاد کو آڑ بنا کر ناواقف لوگوں کو دانستہ مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے. حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ میں تفصیل اور تشریح کے ساتھ لکھا ہے وُہ بات جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء میں مرزا فضل احمد صاحب سے معین صورت میں مطالبہ کیا تھا - اور اس مخصوص مطالبہ کے پورا ہونے یا نہ ہونے پر ان کے عاق ہونے یا نہ ہونے کے سوال کو منحصر قرار دیا تھا وُہ صرف یہ تھی - کہ تم اپنی بیوی مسماۃ عزت بی بی بنت مرزا علی شیر کو جو بے دینی کے رستہ پر چل کر محمدی بیگم کے نکاح کے فتنہ میں مخالفانہ حصہ لے رہی تھی - طلاق دے دو اور اگر تم نے اسے طلاق نہ دی تو تم عاق ہو گے. اور جیسا کہ ہم قطعی طور پر ثابت کر چکے ہیں - مرزا فضل احمد صاحب مرحوم نے اس مطالبہ کو بلا توقف پورا کر دیا اور بلا شرط طلاق نامہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا - اس کے سوا مرزا فضل احمد صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی معین - اور مخصوص مطالبہ نہیں تھا - جو اشتہار مذکور میں کیا گیا ہو - اسی لئے میں نے اپنے رسالہ میں یہ دعوےٰ کیا تھا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد صاحب کے متعلق جو شرط عاق ہونے سے بچنے کے لئے لگائی تھی - اور اس شرط کو "اگر" کے صاف اور غیر مشکوک لفظ کے ساتھ مشروط کیا تھا - وہ مرزا فضل احمد صاحب نے بلا توقف پوری کر دی تھی - اور اس طرح وُہ عاق ہونے سے بچ گئے تھے - اور میرا جناب مولوی محمد علی صاحب پر یہ اعتراض تھا - کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عاق ہونے کے معاملہ کو اپنے اشتہار مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء میں "اگر" کے لفظ کے ساتھ مشروط کیا تھا - اور صراحۃً لکھا تھا - کہ اگر مرزا فضل احمد صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی - تو "وُہ عاق ہوں گے" تو مولوی محمد علی صاحب کا اپنے رسالہ میں اشتہار مذکور کے حوالہ کے ساتھ "اگر" کی صریح اور واضح شرط کے ذکر کو ترک کرکے یہ لکھنا کہ مرزا فضل احمد صاحب فی الواقعہ اس اشتہار کے ماتحت عاق ہو گئے تھے - ایک صریح مغالطہ دہی کا فعل ہے - جس کی کسی دیانتدار آدمی سے توقع نہیں کی جا سکتی - اور میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر وُہ اپنی تحریر کو دیانتداری پر مبنی قرار دیتے ہیں - اور انہوں نے اس معاملہ میں فی الواقعہ کوئی ناجائز تصرف نہیں کیا - تو پھر وُہ مرد میدان بن کر اس بات کا اعلان فرمائیں - کہ اشتہار مذکور کی عبارت "اگر" کے لفظ کے ساتھ مشروط نہیں تھی - بلکہ بلا شرط تھی - اور یہ کہ مرزا فضل احمد صاحب واقعی اس اشتہار کے ماتحت عاق ہو گئے تھے - چنانچہ میرے الفاظ جو میں نے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں لکھے تھے - یہ ہیں :-

"میں تحدیوں اور چیلنجوں کا عادی نہیں - مگر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے - کہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے یہ عرض کروں - کہ اگر وُہ اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو - اور اپنے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" کے صفحات ۱۰ و ۱۱ کو - اور میری اس تشریح کو جو اوپر گزری ہے - معہ ان حوالہ جات کے جن کا میرے اس نوٹ میں ذکر ہے - دوبارہ مطالعہ فرما کر یہ حلفیہ بیان شائع فرما دیں - کہ میں نے ان تینوں تحریروں کو معہ متعلقہ حوالہ جات کے دوبارہ غور سے دیکھ لیا ہے - اور پھر بھی میری کامل دیانتداری کے ساتھ یہی رائے ہے - کہ جو کچھ میں نے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" میں مرزا فضل احمد صاحب کے بارے میں لکھا ہے - وُہ پوری طرح درست اور بالکل صحیح ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر زیر بحث مندرجہ اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء بلا شرط تھی - اور "اگر" کے لفظ کے ساتھ مشروط نہیں تھی - اور مرزا فضل احمد صاحب واقعی عاق ہو گئے تھے

اور جن لوگوں کے تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیوثی قرار دیا ہے۔ ان میں مرزا فضل احمد صاحب بھی شامل ہیں تو میں محض مولوی صاحب موصوف کے حلفیہ بیان پر، جو مندرجہ بالا الفاظ میں بلا کمی بیشی شائع کیا جانا ضروری ہوگا۔ انہیں بلاحیل وحجت یکصد روپیہ بطور انعام پیش کر دونگا۔ اور آئندہ کے لئے اس معاملہ میں جناب مولوی صاحب کے اس بیان کو دیانتداری پر مبنی قرار دیکر بحوالہ خدا کر دوں گا۔ واللہ علی ما اقول شہید"

(رسالہ مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۷۶ و ۷۷)

خلاف دیانت فعل

یہ وہ معین مطالبہ تھا جو میں نے مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کی بحث میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے کیا تھا۔ اس کے جواب میں اہل پیغام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء کے ذکر کو ترک کر گئے حالانکہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اسی پر اپنے بیان کی بنیاد رکھی تھی۔ اور لازماً وہی میری جوابی جرح کی بنیاد تھا۔ سیرت المہدی کی ایک روایت کا سہارا ڈھونڈنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے شائع کردہ اشتہار کے ذکر کو یوں ترک کر جانا کہ گویا اس کا اس بحث سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ ایک ایسا خلاف دیانت فعل ہے جس کی مثال غالباً مذہبی مناظرات کے میدان میں بہت کم ملتی ہوگی۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء کا حوالہ دے کر اور اس کی عبارت کا ایک حصہ درج کر کے ایک بحث اٹھاتے ہیں۔ اور بڑی تحدی کے ساتھ ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس اشتہار کے ماتحت مرزا فضل احمد صاحب کو عاق کر دیا ہوا تھا اور ان کے تعلق کو دیوثی قرار دیا تھا۔ تو پھر آپ ان کا جنازہ کس طرح پڑھ سکتے تھے۔ یعنی بالفاظ دیگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ سے اس لئے احتراز نہیں فرمایا تھا۔ کہ وہ غیر احمدی تھے۔ بلکہ اس لئے احتراز کیا تھا۔ کہ وہ عاق شدہ تھے اور ان سے تعلق رکھنا دیوثی کا فعل تھا۔ اور یہ سارا استدلال جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء کی بناء پر اور اس کی عبارت نقل کر کے کیا تھا۔ لیکن اب جب مولوی صاحب پر یہ جرح ہوئی کہ اشتہار مذکور کی عبارت غیر مشروط نہیں تھی۔ بلکہ "اگر" کے لفظ کے ساتھ مشروط تھی۔ اور یہ کہ مرزا فضل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطالبہ پورا کر کے اپنے آپ کو عاق ہونے سے بچا لیا تھا۔ تو کمال سادگی کے ساتھ اشتہار کے ذکر کو جو اس بحث میں اصل بنیاد تھا ترک کر کے اور اپنی خیانت پر پردہ ڈالکر بحث کے میدان کو سیرۃ المہدی کی ایک روایت کی طرف کھینچا جا رہا ہے۔ ہمیں غیر مبائعین کی نقل وحرکت پر تو کوئی اختیار نہیں۔ وہ اپنے لئے جو حرکت بھی پسند کریں اختیار کر سکتے ہیں۔ مگر ہر عقل مند انسان آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے یہ فعل گویا بالفاظ دیگر خود اپنے مونہہ سے اس اقرار کرنے کے مترادف ہے۔ کہ ہم نے اشتہار مذکور کی بنیاد پر جو کچھ لکھا تھا۔ اور جو دعوے اس قدر تحدی اور تفاخر کے ساتھ کیا تھا وہ واقعی خیانت اور بددیانتی پر مبنی تھا۔ اور یہ کہ اشتہار مذکور کے ماتحت مرزا فضل احمد صاحب حقیقۃً عاق نہیں ہوئے تھے۔

انعامی مطالبہ اب بھی قائم ہے

بہر حال جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء کی بناء پر ایک سوال اٹھایا۔ اور میں نے اس سوال پر ایک جرح کی۔ اور یہ ثابت کیا کہ مولوی صاحب موصوف نے اشتہار مذکور کی عبارت کو خطرناک تصرف کے ساتھ کاٹ چھانٹ کر پیش کیا ہے۔ اور ایک مشروط کلام کو غیر مشروط صورت میں پیش کر کے خلق خدا کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ اور میں نے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ اگر مولوی صاحب نے اشتہار مذکور کے تعلق میں ناجائز تصرف سے کام نہیں لیا اور اس اشتہار کی بناء پر مرزا فضل احمد صاحب کے بارے میں صحیح اور درست استدلال کیا ہے تو میں مولوی صاحب کے حلفیہ بیان پر ان کی خدمت میں ایک سو روپیہ انعام پیش کر دوں گا۔ میرا یہ مطالبہ جس کے ساتھ ایک غریبانہ انعام بھی شامل ہے اب بھی قائم ہے۔ پس اگر مولوی صاحب یا ان کے ساتھیوں میں ہمت ہے۔ اور ان کا سابقہ بیان تقویٰ اور امانت پر مبنی تھا۔ تو ابھی وقت نہیں گیا۔ وہ حق وصداقت کی خاطر میدان میں آئیں۔ اور میرے مطالبہ کے مطابق قسم کھا جائیں اور انعام وصول کریں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ وہ کبھی اس میدان میں نکلنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کا دل محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ اس بحث میں ایک خلاف دیانت فعل کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اور ایک خلاف دیانت فعل کا مرتکب انسان کبھی اس جرأت کا مالک نہیں ہوتا۔ جو خدا کی طرف سے ایک امین اور متقی انسان کو ملتی ہے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً

سیرت المہدی کی روایت کی حقیقت

باقی رہا سیرت المہدی کی روایت کا معاملہ سو اصولی طور پر تو اس کا یہی جواب کافی ہے۔ کہ اشتہار مذکور کی عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی لکھی ہوئی عبارت ہے۔ اور سیرت المہدی کی روایت بہر حال ایک زبانی روایت ہے۔ جو واقعہ کے سالہا سال بعد انسانی حافظہ کے خطرات کے تھپیڑے کھاتی ہوئی معرض تحریر میں آئی ہے۔ اور ہر عقل مند انسان کے نزدیک ان دونوں کے وزن اور قدر وقیمت میں بہت بھاری فرق ہے۔ پس اگر بالفرض سیرت المہدی کی روایت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار کے مضمون میں کوئی فرق ہے۔ تو ہر عقل مند اور غیر متعصب انسان کے نزدیک اس فرق کی تشریح سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ اشتہار کا مضمون درست ہے۔ اور روایت میں غلطی لگ گئی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ میں نے "بالفرض" کے لفظ کے ساتھ صرف اصولی تشریح کے رنگ میں عرض کیا ہے۔ ورنہ حق یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے سیرت المہدی کی روایت کے پیش کرنے میں بھی دیانتداری سے کام نہیں لیا۔ اور ان لوگوں کا پس خوردہ کھایا ہے۔ جو دین ومذہب کو کھیل بناتے ہوئے قرآن شریف سے صرف لاتقربوا الصلوٰۃ کے الفاظ علیحدہ کر کے پیش کر دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ خود سیرۃ المہدی ہی کی دوسری روایتوں میں صاف مذکور ہے۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب عاق نہیں ہوئے تھے۔ اور مرزا فضل احمد صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں اپنا وارث اور محبت کرنے والا بیٹا خیال فرماتے تھے۔ چنانچہ سیرت المہدی حصہ اول کی روایت نمبر ۱۴۸ صفحہ ۱۳۴ میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

"والدہ صاحبہ (یعنی حضرت ام المومنین) فرماتی ہیں کہ فضل احمد نے اس وقت (یعنی جب محمدی بیگم والا واقعہ پیش آیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود نے فضل احمد سے ایک مطالبہ فرمایا تھا) اپنے آپکو عاق ہونے سے بچا لیا۔"

اور روایت نمبر ۲۵ صفحہ ۲۲ میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب مرزا فضل احمد فوت ہوا تو اسکے کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری اولاد کے ساتھ جائداد کا حصہ بٹانے والا ایک فضل احمد ہی تھا۔ سو وہ بیچارا بھی گذر گیا۔"

یعنی بالفاظ دیگر وہ عاق نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اگر زندہ رہتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وارث بنتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مرزا فضل احمد صاحب کی محبت کا ذکر روایت ۳۶ صفحہ ۲۸ میں درج ہے۔ اس روایت میں حضرت والدہ صاحبہ یہ بیان کر کے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوران سر کا سخت دورہ پڑا تھا۔ مرزا فضل احمد صاحب کے متعلق بیان فرماتی ہیں۔ کہ اس وقت:-

"مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ اور وہ کبھی اِدھر بھاگتا تھا اور کبھی اُدھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا۔ اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے"

اور مرزا فضل احمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبات اور تاثرات روایت نمبر ۳۷ میں صفحہ ۲۹ پر ان الفاظ میں بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ وہی روایت ہے جس کے ایک حصہ کو ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے اس بحث میں پیش کیا ہے:۔

"والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ فضل احمد بہت شرمیلا تھا۔ حضرت صاحب کے سامنے آنکھ نہیں اٹھاتا تھا۔ حضرت صاحب اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ فضل احمد سیدھی طبیعت کا ہے اور اس میں محبت کا مادہ ہے۔ مگر دوسروں کے بہکانے سے ادھر جا ملا ہے۔ نیز والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ جب فضل احمد کی وفات کی خبر آئی تو اس رات حضرت صاحب قریباً ساری رات نہیں سوئے۔ اور دو تین دن تک مغموم سے رہے"

کیا یہی تقویٰ وطہارت ہے

یہ وہ حقائق ہیں جو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ اور جس جگہ سے انہوں نے سیرت المہدی کی عبارت نقل کی ہے اسی کے آگے پیچھے یہ سب الفاظ درج ہیں۔ مگر تعصب کا ستیاناس ہو۔ کہ ان جملہ حقائق کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے لکھے ہوئے اشتہار کو پس پردہ ڈال کر جہاں وہی اشتہار جسے خود مولوی محمد علی صاحب نے اپنی طرف سے پیش کر کے اس پر اپنے چیلنج کی بنیاد رکھی تھی۔ سیرۃ المہدی کے چند فقروں کو لاتقربوا الصلوٰۃ کی طرح دوسری روایتوں سے کاٹ کر پیش کر دیا گیا ہے۔ کیا یہی اس تقوے وطہارت کا نمونہ ہے جس پر ہمارے غیر مبایع دوست اپنی کامیابی کی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں؟

روایت پیش کردہ سے کیا ثابت ہوتا ہے۔

اور پھر جس عبارت کو پیش کر کے اپنی ذلت اور شرمندگی کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ بھی سوائے اس کے کچھ ثابت نہیں کرتی کہ جب مرزا فضل احمد صاحب نے محمدی بیگم کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے ماتحت اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو اس کے بعد وہ اپنے تعلق اور محبت کے اظہار کے لئے حضرت صاحب کے پاس ہی ٹھہرنے لگ گئے تھے۔ اور دوسروں کے ساتھ ملنا جلنا بالکل بند کر دیا تھا۔ لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد اس سختی کے رویہ کو ترک کر کے پھر دوسرے رشتہ داروں سے ملنا جلنا اور ان کے پاس ٹھہرنا شروع کر دیا۔ گویا طلاق والے اصل امر کے علاوہ وہ زائد پابندی جو مرزا فضل صاحب نے اپنے اوپر عائد کر لی تھی اس میں وہ آہستہ آہستہ ڈھیلے ہو گئے۔ یہ وہ مفہوم ہے جو سیرۃ المہدی کی پیش کردہ روایت سے نکلتا ہے۔ اب ہمارے غیر مبایع اصحاب خدا را سوچیں۔ کہ اس مفہوم کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ جیسا کہ اشتہار مؤرخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء سے تفصیلاً اور صراحتاً اور سیرۃ المہدی کے بیان سے مجملاً ثابت ہوتا ہے وہ معین مطالبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد صاحب سے کیا تھا اور جس پر ان کے عاق ہونے یا ہونے کا دارومدار رکھا تھا وہ صرف یہ تھا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدیں۔ اور یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ مرزا فضل احمد صاحب نے اس مطالبہ کو فوراً بلاتوقف پورا کر دیا اور عاق ہونے سے بچ گئے۔ اب جب یہ تینوں باتیں اشتہار مؤرخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء اور روایت سیرۃ المہدی ہر دو سے یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہیں یعنی **اوّل** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ۔ **دوم** مرزا فضل احمد صاحب کی طرف سے اس مطالبہ کا فوراً پورا کر دیا جانا اور **سوم** اس مطالبہ کی تعمیل کے نتیجہ میں مرزا فضل احمد صاحب کا عاق ہونے سے بچ جانا۔ تو پھر ایک ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح اِدھر اُدھر کی باتوں پر ہاتھ مار کر سہارا ڈھونڈنا ڈوبنے والے شخص کو ڈوبنے سے تو ہرگز نہیں بچا سکتا البتہ اسے غرقابی کی ہلاکت کے علاوہ دنیا کی ہنسی کا نشانہ ضرور بنا دیتا ہے۔ مرزا فضل احمد صاحب نے اگر اپنی محبت اور وفاداری کے جوش میں بیوی کو طلاق دینے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ٹھہرنا شروع کر دیا۔ اور دوسروں سے گویا بالکل ہی قطع تعلق کر کے الگ ہو گئے۔ لیکن بعد میں آہستہ آہستہ پھر دوسروں سے میل ملاپ شروع کر دیا تو خدا را ہمیں بتایا جائے۔ کہ اس کا طلاق والے واقعہ اور عاق والے معاملہ پر جو اس بحث میں اصل بنیادی چیز ہیں کیا اثر پڑا۔ جب یہ دو حقیقتیں پھر بھی قائم رہیں تو بہرحال ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ کے پیش کرنے میں ناجائز تصرف کا رنگ اختیار کیا ہے۔ اور یہ کہ مرزا فضل احمد صاحب ہرگز عاق شدہ نہیں تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان سے غیر احمدی ہونے کے سوا اور کوئی شکایت نہیں تھی۔

ایک معزز غیر احمدی کی شہادت

چنانچہ یہ حقیقت ایک معزز غیر احمدی سید ولایت شاہ صاحب ساکن شجاع آباد ضلع ملتان کی شہادت سے بھی ثابت ہے جو الفضل مؤرخہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۳ پر شائع ہو چکی ہے۔ اور اس کی صداقت پر ایک معزز احمدی نے حلفی شہادت دی ہے۔ چنانچہ ملک حبیب الرحمٰن صاحب بی۔اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کیمبل پور والا ضلع ملتان حلفاً فرماتے ہیں کہ سید ولایت شاہ صاحب نے جو اپنے علاقہ میں معزز تھے اور سادات سے تھے ان سے بیان کیا کہ مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے وقت میں بھی قادیان میں موجود تھا۔ اور جب حضرت مسیح موعودؑ جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔ تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بمنت عرض کی کہ بیشک مرزا فضل احمد نے آپ کو خوش نہیں کیا۔ لیکن آخر وہ آپ کا لڑکا تھا۔ اور یہ وقت ایسا ہے کہ آپ انہیں معاف کر دیں اور جنازہ میں شریک ہو جائیں۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

"نہیں شاہ صاحب! وہ میرا فرمانبردار تھا اس نے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا لیکن اس نے اپنے اللہ کو راضی نہیں کیا تھا اس لئے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا"

(یعنی گو فضل احمد نے مجھے ذاتی طور پر کبھی شکایت کا موقعہ نہیں دیا اور ہمیشہ مؤدب اور فرمانبردار رہا مگر چونکہ اس نے میرے خدا داد منصب کو قبول نہ کر کے خدا کو ناراض کیا تھا اس لئے میں اس کے جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتا)

ان زبردست حقائق کے ہوتے ہوئے ہمارے روٹھے ہوئے دوستوں کا تنکوں پر ہاتھ مار کر اپنی فتح کا نقارہ بجانا کسی عقلمند کے نزدیک ایک بگڑے ہوئے دماغ کے مظاہرہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اور حق یہی ہے اور یہی رہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ سے احتراز کیا تو صرف اس وجہ سے کیا کہ وہ آپ کے خدا داد منصب کا مصدق نہیں تھا اور اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

ایک اور بات

اسی ضمن میں میں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" میں اور ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے اپنے مضمون زیر نظر میں اس بات پر خاص زور دیا ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ سے اسلئے احتراز کیا تھا کہ ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے رشتہ داروں کیساتھ تھا۔ جو مخالف اور معاند تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان کے جنازہ سے احتراز کرنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ وہ احمدی نہیں تھے بلکہ اس وجہ سے تھا کہ سلسلہ کے مخالفین کے ساتھ ان کا میل جول تھا۔

اس بات پر مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے غیر مبایعین نے اس قدر زور دیا ہے کہ گویا مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کی بحث میں یہی ان کے دلائل کا مرکزی نقطہ ہے۔ مگر مجھے تعجب آتا ہے کہ ہمارے یہ بھٹکے ہوئے دوست اپنے بے جا جوش و خروش میں حق و صداقت کی طرف سے کس طرح آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور ایسی باتیں کہنے لگ جاتے ہیں۔ جو اگر غور کیا جائے تو حقیقتہً خود انہیں کے خلاف پڑتی ہیں مثلاً اسی بات کو لے لو۔ جو اس بحث میں غیر مبایع اصحاب پیش کر رہے ہیں۔ ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ سے احتراز کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ گو خود فرمانبردار اور مؤدب تھے مگر سلسلہ کے مخالفین کے ساتھ ان کا میل جول تھا تو اس سے سوائے اس کے کیا ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور تکذیب ایسی چیز ہے۔ کہ نہ صرف خود مخالفت کرنے والا انسان خدا کی رحمت اور مومنوں کی دعاؤں سے محروم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا انسان بھی خدائی دربار سے دھتکارا جاتا ہے۔ اور مومنوں کی دعاؤں سے حصہ نہیں پا سکتا۔ خوب غور کرو کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے استدلال کا قدرتی اور طبعی نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں نکلتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت ایسی لعنت ہے کہ وہ نہ صرف مخالفت کرنے والوں کو بلکہ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی تباہ و برباد کر کے چھوڑتی ہے۔ گویا یک نہ شد دو شد والا معاملہ ہے۔ بہرحال ہر عقلمند انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ مولوی صاحب کے استدلال کا نتیجہ ہمارے حق میں ہے نہ کہ ہمارے خلاف کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار اور آپ کے خدا داد منصب کی مخالفت ایسی خطرناک چیز ہے۔ کہ نہ صرف مخالفت کرنے والا انسان بلکہ مخالفت کرنے والوں کے ساتھ ملنے جلنے والا انسان بھی خدائی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے خواہ وہ خود بظاہر مخالفت وغیرہ کے طریق سے کتنا ہی دور اور کنارہ کش رہے۔ یہ وہ منطقی نتیجہ ہے جو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے استدلال سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ لوگ اتنی موٹی سی بات کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں کہ جو بات وہ اپنے منہ سے کہہ رہے ہیں وہ ان کے موافق پڑتی ہے یا کہ مخالف۔ اور کمال جرأت کیساتھ ایسی بات کو پیش کرتے چلے جاتے ہیں جو خود انہی کو کاٹتی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے ادعا کو مدنظر رکھ کر اصولی طور پر لکھا ہے ورنہ میرے نزدیک حق وہی ہے جو میں اپنے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" اور اس مضمون کے اوپر کے حصہ میں بوضاحت عرض کر چکا ہوں۔ واللہ اعلم

غیر مبایعین سے مخلصانہ عرض

بالآخر میں پھر بڑے ادب کیساتھ غیر مبایعین اصحاب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ خدا کیلئے اس معاملہ میں سنجیدگی کیساتھ غور کریں اور یونہی تعصب کا شکار ہو کر خلاف تقویٰ رستہ پر قدم زن نہ ہوں۔ مومن کا ہر کام تقویٰ پر مبنی ہونا چاہیئے کیونکہ تقویٰ ہی سب انسانی اعمال کی روح ہے جس کے بغیر کوئی زندگی نہیں۔ دنیا میں مرغ بازوں کے سے جنگ اور ان جنگوں کے دیکھنے والے بہت ہیں مگر ہم خدائے پاک کی جماعت اور مسیح محمدی کے نام لیوا ہو کر دین و مذہب کے مقدس میدان میں کیچڑ اچھالتے ہوئے اور کیچڑ اچھالنے والوں کو سراہتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔ پس میری یہ آخری عرض ہے کہ اگر دیانتداری کے ساتھ اختلاف رکھتے ہو اور نیت بخیر ہے تو تقوے کو مدنظر رکھ کر میدان میں آؤ اور شوق سے آؤ اور ہر بحث کی عمارت کو انصاف اور حق جوئی کی بنیاد پر قائم کرو۔ ورنہ خدا کے لئے خاموش ہو جاؤ اور اپنی عاقبت کو اپنے ہاتھوں سے برباد نہ کرو۔ ورنہ آپ لوگوں کی مرضی۔ وما علینا الا البلاغ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
قادیان ۲۸ ۶/۴۱ء

بجٹ سال ۱۹۴۱-۴۲ء جلد تشخیص کئے جائیں

مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بجٹ سال ۱۹۴۱-۴۲ء تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ حالانکہ اخبارات میں اعلان بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ عہدیداران کو اپنی اپنی جماعت کا بجٹ جلد تشخیص کر کے بھجوا دینا چاہیئے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ پھر متعلقہ عہدیداران کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ اس بارے میں فوری توجہ فرمائیں۔

بٹالہ۔ کلانور۔ کلو۔ سمبڑیال۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ ڈسکہ۔ نارووال۔ بدوملہی امرتسر۔ لاہور چھاؤنی۔ فیض باغ (لاہور)۔ باغبانپورہ۔ پتوکی۔ رائے ونڈ۔ لجنہ اماءاللہ شاہدرہ۔ شیخوپورہ۔ مریدکے۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ حافظ آباد۔ لائلپور۔ دھرمسالہ۔ ننکانہ صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جڑانوالہ۔ جھنگ شہر۔ جھنگ مگھیانہ۔ شورکوٹ۔ سرگودھا۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ بھلوال۔ شاہپور صدر۔

ناظر بیت المال

بھاکا بھٹیاں ضلع شیخوپورہ میں جلسہ

بھاکا بھٹیاں ڈاکخانہ اجنیانوالہ ضلع شیخوپورہ میں ۸ و ۹ و ۱۰ جولائی ۱۹۴۱ء جلسہ قرار پایا ہے۔ مرکز کی طرف سے اس موقعہ پر علماء کرام بھیجے جائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ خوراک اور رہائش کا انتظام مقامی جماعت کی طرف سے ہوگا۔

محمد امیر سیکرٹری تبلیغ

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

بتاریخ ۲۹ ۶/۴۱ دارالشکر کمیٹی کے دو قرعے ڈالے گئے۔ پہلا قرعہ چوہدری غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے جڑانوالہ ۱۲۳ اور دوسرا قرعہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے لاہور ۱۲۵ کے نام نکلا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ہر دو اصحاب بموجب قواعد دارالشکر میں مکان بنانے کا انتظام فرما دیں۔

خاکسار محمد الدین سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان

ایک ضروری اعلان

ایک شخص نور احمد نام اصل وطن گجرانوالہ جو گذشتہ سال کراچی تھا اور اسکو اسکے بعض اخلاقی نقائص کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے خارج اور مقاطعہ کیا گیا تھا۔ یہ شخص ایک چوری کے کیس میں بھی پولیس کے زیر حراست رہا ہے۔ اب ایک جماعت سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس نے اپنا نام تبدیل کر کے نور محمد کی بجائے نور الٰہی بتایا ہے۔ جب اس جماعت کو اسکے حالات کا علم ہوا۔ اور اس کو بھی یہ معلوم ہو گیا۔ کہ میرا راز فاش ہو گیا ہے۔ تو وہاں سے بھاگ گیا۔ لیکن وہاں سے بھی تقریباً چھ روپیہ لوگوں سے ادویہ کے بہانہ ٹھگ کر لے گیا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندمی۔ عمر ۲۵۔۳۰ سال کے درمیان۔ جسمانی حالت درمیانی۔ خفیف سی داڑھی مونچھیں رکھتا ہے۔ باتیں کرنے میں چرب زبان ہے۔ پہلے اس کا پیشہ حجام تھا۔ اب اپنے آپکو حکیم اور جراح کہتا ہے۔ بنا بریں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست اس سے محتاط رہیں۔ یہ جماعت سے خارج ہے۔ اور مقاطعہ شدہ ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

امرت بوٹی رجسٹرڈ

عالیجناب حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان دارالامان سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ کی **امرت بوٹی** کو استعمال کیا ہے۔ اس سے بہت فائدہ پہنچا۔ امرت بوٹی طاقتور دوا ہے۔ جسم کی اکثر کمزوریوں کو رفع کرنے کے لئے خاص کر مفید دوا ہے۔ جماعت کے بعض دوستوں نے میرے پاس آپکے دواخانہ کی تیار کردہ دوائیوں کی تعریف کی ہے میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے دواخانہ کو کامیاب فرمائے۔ (ایجنٹس برائے قادیان۔ سلطان برادرز جنرل مرچنٹس احمدیہ بازار)

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا جالندھر کنٹ

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے

اور ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچیے۔ یہی سروس صبح ۸½ بجے لاہور پٹھانکوٹ کو چلتی ہے اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

---

۴۰۰ روپیہ ماہوار مفت کمالو!

دولت آپ کو تلاش کر رہی ہے

آپ صرف امریکن نیو گولڈ سونا کی ایجنسی لے کر ۴۰۰ روپیہ گھر بیٹھے کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر بالکل اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جاسکتا ہے اس کا رنگ کبھی خراب نہیں ہوتا آجکل کے فیشن کے مطابق ہر قسم کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کیلئے فوراً لکھیں۔ تیار شدہ زیورات کی مکمل فہرست اور چار تولہ امریکن نیو گولڈ (سونا) ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ ایک انگوٹھی بمبئی فیشن۔ ایک جوڑی کانٹے بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار تجربہ کار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولت دی جاتی ہے قواعد ایجنسی طلب کریں۔ مینیجر کراؤن بھنڈار۔ پٹھانکوٹ (انڈیا)

آپ دولت کو تلاش کر رہے ہیں

گھر بیٹھے اڑھائی سو روپیہ ماہوار کمائیں

سنہرا گولڈ کی ایجنسی لیکر آپ اڑھائی سو روپیہ ماہوار گھر بیٹھے کما سکتے ہیں یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جاسکتا ہے۔ اسکا رنگ کبھی خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر قسم کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کیلئے درخواست کریں۔ تیار شدہ زیورات کی مکمل لسٹ اور تین تولہ سنہرا گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ ایک انگوٹھی بمبئی فیشن۔ ایک جوڑی بندے نیو ڈیزائن نمونے کے طور پر بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور تجربہ کار ایجنٹس کو ہر طرح سہولت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں

دی سکھا ٹریڈنگ کمپنی چوک دالگراں ۲۵/۲۵ لاہور (پنجاب)

دواخانہ خدمتِ خلق کی مجرب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء کے اعلےٰ اجزا سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں۔ خاص طور پر تلاش کرکے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی تیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرب ہیں۔ اور سینکڑوں آدمی اس کا تجربہ کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آج ہم ان میں سے ایک خاص دوا یعنی

حبّ مروارید عنبری

کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دوا دل اور دماغ کی طاقت کے لئے بے نظیر ہے۔ لمبی بیماریوں کے بعد یا زیادہ کام کرنے کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس سے بعض ایسے مریضوں کو بھی جو سالہا سال سے دل کی دھڑکن یا دماغ کی کمزوری میں مبتلا تھے حیرت انگیز فائدہ ہوا ہے۔ یہ دوا تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ اور صدیوں سے اطباء کی مجرب ہے۔ دواخانہ نے اور اصلاح کرکے اسے ایک بے نظیر دوا بنا دیا ہے۔ دل دماغ معدہ یا جگر کی کمزوری ایسی نہیں۔ جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ ایسے امراض کو بے علاج چھوڑ دینا نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ اس دوا کا فائدہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم اسکے معزز خریداروں میں سے بعض کے نام ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس طرح یہ دوا مقبول ہو رہی ہے۔

جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی۔ جناب بابو عطاء اللہ صاحب سندھ مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب سندھ۔ مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب سید ناصر شاہ صاحب مرحوم۔ سید مبارک احمد شاہ صاحب۔ ان کے علاوہ اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں۔ اور اس کے مفید ہونیکا تجربہ کر چکے ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

ڈلہوزی کا گرمائی مستقر

لاہور اور امرتسر سے

ششماہی ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی قیمت

	اول درجہ		دوم درجہ		درمیانہ درجہ	
	روپے	آنے	روپے	آنے	روپے	آنے
لاہور	۲۹	۹	۱۹	۹	۸	۸
امرتسر	۲۳	۰	۱۶	۵	۷	۲

سڑک کے سفر میں مسافروں کا حادثات کے متعلق بیمہ کیا جاتا ہے

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ جون۔ جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے۔ کہ جرمن فوجیں سفید روس کے صدر مقام منسک پر قابض ہونے کے بعد ماسکو کو جانے والی سڑک پر پہونچ گئی ہیں۔ مزید سات اہم شہروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ دو روسی فوجوں کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے۔ روس کے ۴۰ ہزار سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔ چار ہزار ہوائی جہاز تباہ کر دئیے گئے ہیں۔ اور ۲۲۳۳ ٹینکوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں نے منسک پر جرمن قبضہ کی تردید کی ہے۔

ہیلسنکی ۲۹ جون۔ سویڈن کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اگر فن لینڈ نے سویڈن سے فوجی امداد طلب کی۔ تو اسے مایوس نہیں کیا جائے گا۔ گو ہم غیر جانبدار ہیں۔ تاہم صورت حال نے تقاضا کیا۔ تو ہم جنگ میں کود پڑیں گے۔

قاہرہ ۲۹ جون۔ مصری گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن کے جہازوں نے آج شام سکندریہ پر دو گھنٹہ بمباری کی۔ مگر جان و مال کا نقصان بہت کم ہوا۔ نہر سویز کے علاقہ پر بھی بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۹ جون ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لارڈ بیوربروک کو محکمہ سپلائی کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ اور سر اینڈرسن کو پریذیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ۔ لارڈ موصوف جنگی کیبنٹ کے ممبر بھی ہوں گے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ ترکش جہاز "رفاہیہ" کی غرقابی کے بعد اب تک اس کے ۵۵ سوار بچائے جا چکے ہیں۔ اور باقیوں کی تلاش جاری ہے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ یہ معلوم کرنا موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ روس کی آبادی ۱۸ کروڑ بیس لاکھ ہے۔ اس میں مختلف ۱۸۰ قومیں آباد ہیں۔ اور ۱۶۱ زبانیں بولی جاتی ہیں سوویٹ یونین میں گیارہ قومی جمہوریتیں اور ۲۳ خود مختار ریپبلک ہیں رقبہ ۸۲۴۷۰۲۷۹ مربع میل یعنے کل آباد زمین کا چھٹا حصہ ہے روس کی لمبائی ۳۲۰۰ میل۔ مغرب سے مشرق تک لمبائی پانچ ہزار میل ہے سفید روس کے شہر منسک سے چلنے والی ایکسپریس ٹرین بحرالکاہل کی بندرگاہ ولیڈی واسٹک تک دس یوم میں پہونچتی ہے۔ ۱۹۳۷ء میں روس میں ۸۵۲۱ اخبارات شائع ہوتے تھے۔ ایک اخبار پراودا کی اشاعت ۲۰ لاکھ روزانہ ہے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ رائل ایئر فورس نے فرانسیسی مزدوروں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ فرانس کے اسلحہ ساز کارخانوں پر شدید بمباری کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ جرمن سامان تیار کرتے ہیں۔ اس لئے مزدور اپنے بیوی بچوں کو محفوظ جگہ پر پہونچا دیں۔

لنڈن ۳۰ روس و جرمنی کی جنگ کے متعلق روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمنوں نے فن لینڈ کی ایک روسی بندرگاہ پر قبضہ کی ناکام کوشش کی۔ مگر ان کا صفایا کر دیا گیا۔ منسک اور ڈبنک کے علاقہ میں سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ مشرقی مورچہ کے شمالی سرے پر بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں لووٹ جسے لیمبرگ بھی کہتے ہیں پر قابض ہو چکی ہیں۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ منسک کے علاقہ میں جو جرمن دستے موجود ہیں۔ ان کو باقی جرمن فوج سے کاٹ دیا گیا ہے۔ اور انہیں آگے بڑھنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ اب یہ بہت مشکل میں ہیں۔ جرمنوں نے روس کے نقصانات کے بارہ میں جو دعوے کئے ہیں۔ روس کے اعلان میں انہیں سفید جھوٹ کہا گیا ہے

لنڈن ۳۰ جون۔ وشی گورنمنٹ نے روس سے سیاسی تعلقات منقطع کر لئے ہیں

لنڈن ۳۰ جون۔ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں کا زور زیادہ تر ہیمبرگ اور بریمن پر رہا۔ جہاں کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ دشمن کے ہوائی جہازوں میں سے جو برطانیہ پر حملہ کے لئے آئے ایک کو گرا لیا گیا صرف مشرقی علاقہ پر کچھ بم گرائے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا

قاہرہ ۳۰ جون۔ شام میں اتحادی افواج سمندری کنارے کے ساتھ والے علاقہ میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ وشی کی افواج بیروت کے علاقہ میں کچھ اور توپیں دمور سے لے آئی ہیں

لنڈن ۳۰ جون۔ جرمنی اور روس دونوں نے مان لیا ہے۔ کہ منسک کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن موٹر فوجیں روسی مورچوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گئیں۔ مگر اب پیدل فوج کا ان تک پہونچنا مشکل ہو رہا ہے۔ اور وہ سخت مصیبت میں گھر گئی ہیں۔ فوجی ماہر اس علاقہ کی لڑائی کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ لیتھونیا کے مورچہ پر روسی فوجیں اپنے مورچوں سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اور جرمن انہیں گھیرے میں لینا چاہتے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکے انہیں جان و مال کا سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

ماسکو ۳۰ جون۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے بحیرہ آرکٹک سے نئی کھاڑیوں تک سارے مورچہ پر عام حملہ کر دیا ہے۔ مگر ان کا ایسا مقابلہ کیا گیا۔ کہ وہ قلعہ بندیوں میں بھاگ گئے۔ کل روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۵۳ ہوائی جہاز برباد کئے اور ہمارے صرف ۱۲ ضائع ہوئے۔ لڑائی کے پہلے سات دنوں میں جرمنی کے ۲۵۰۰ ٹینک اور پندرہ سو ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ اور تیس ہزار جرمن پکڑے گئے ہمارے ساڑھے آٹھ سو جہاز اور نو سو ٹینک ضائع ہوئے۔ اور پندرہ سو سپاہی ہلاک یا عدم پتہ ہوئے۔

لنڈن ۳۰ جون۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمنوں نے جنگ سے قبل ۱۷۰ ڈویژن فوج روسی سرحد پر جمع کر رکھی تھی۔ جس کا تیسرا حصہ موٹر فوج اور ٹینک ڈویژنوں پر مشتمل تھا۔ روسی فوجیں چونکہ تیار نہ تھیں۔ اس لئے دو تین دن بعد مقابلے پر آسکیں اور یہی چیز جرمنوں کی ابتدائی کامیابی کا باعث ہوئی۔

وشی ۳۰ جون پیٹان گورنمنٹ نے روسی قونصل خانہ کو بند کرنے کی وجہ ایک اعلان میں یہ بتائی ہے۔ کہ اس کے ایجنٹ ایسی کارروائیاں کر رہے تھے جو ملک کے امن کے لئے خطرہ کا موجب تھیں۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ روس پر جرمنی کے حملہ سے پہلے یہ خطرہ کیوں محسوس نہ کیا گیا۔

لنڈن ۳۰ جون۔ روس کے برطانی سفیر نے موسیو مولوٹاف سے ملاقات کی۔ اور بتایا۔ کہ برطانیہ کے فوجی مشن کا اس قدر جلد ماسکو پہونچ جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ برطانیہ روس سے مل کر کام کرنا چاہتا ہے۔ برطانیہ دل سے روس کی کامیابی چاہتا ہے۔ کل امریکن نے بھی موسیو موصوف سے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔

قاہرہ ۳۰ جون۔ ایبے سینیا کی ڈیبنی کے مقام پر اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چھ سو سپاہی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے سڑکوں کو بری طرح خراب کرنے کی کوشش کی ہے

قاہرہ ۳۰ جون دمشق کے علاقہ میں اتحادی فوجیں شمال مشرق کو برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور اپنی پوزیشنوں کو مضبوط کر رہی ہیں۔ المائرا کو پوری طرح گھیرے میں لے لیا گیا ہے۔ رائل ایئر فورس نے بن غازی اور ٹریپولی پر شدید حملے کئے۔

ٹوکیو ۳۰ جون۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے کل چنکنگ پر جو حملہ کیا۔ اس میں دو بڑے بم برطانی سفارت خانہ کی عمارت پر لگے۔ جس سے وہ بالکل برباد ہو گئے جو لوگ اس میں پناہ گزین تھے ان میں سے دو مر گئے اور گیارہ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں بعض سفارت کے ممبر بھی ہیں۔

شملہ ۳۰ جون۔ ہندوستانی عیسائیوں کے ایک وفد نے آج کنور مہاراج سنگھ کی زیر قیادت ہندوستان کے ایڈجوٹنٹ جنرل سے ملاقات کی۔ اور فوج میں عیسائیوں کے حقوق پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی ایک علیحدہ رجمنٹ ہونی چاہیئے ٭

عبدالرحمن ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی